REGD. No. L.5256

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ ۲۶ ہجرت ۱۳۳۹ ہش ۲۶ مئی ۱۹۶۰ء نمبر ۱۱۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ

ربوہ ۲۵ مئی بوقت پونے دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ مگر شام کو پھر اعصابی بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب التزام کے ساتھ دعائیں میں لگے رہیں۔ کہ ہمارا شافی خدا حضور کو صحت دے۔ اور لمبی اور کام کرنے والی عمر عطا فرمائے۔ آمین

جاپان کے مشرقی ساحل پر سمندری لہروں کی تباہ کاری ۸۰۰ افراد ہلاک

۲۰ ہزار افراد بے گھر ہو گئے۔ لاکھوں انسانوں نے جانیں بچانے کیلئے اپنے گھر خالی کر دیئے

ٹوکیو ۲۵ مئی۔ چلی کے زلزلہ کے اثر سے پیدا ہونے والی سمندری لہروں نے کل بحرالکاہل کے اس پار پہنچ کر جاپان کے مشرقی ساحل پر بہت تباہی مچائی۔ بندرگاہ سنڈائی کے علاقہ میں جہاں طوفانی لہروں کا زور سب سے زیادہ تھا۔ ۸۰۰ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ اس کے علاوہ تقریباً ۲۰ ہزار لوگ کلی طور پر بے گھر ہو جانے کے باعث پناہ کی تلاش میں ادھر ادھر مارے مارے پھر رہے ہیں۔ چلی کے تین روزہ خوفناک زلزلے کے بعد ایک ایسا بھیانک منظر آنکھوں کے سامنے آتا جا رہا ہے۔ جسے موجودہ زمانہ کی عظیم ترین قدرتی تباہی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں (باقی ص۸ پر)

(باقی ص۸ پر)

چلی میں زلزلہ کی وجہ سے ہلاک ہونیوالوں کی تعداد ۹۰۰ تک پہنچ گئی

امدادی دستے ملبے کے نیچے سے لاشیں نکالنے میں ابھی تک مصروف ہیں

سان تیاگو ۲۵ مئی جنوبی چلی کے زلزلہ کی وجہ سے اس وقت تک ۹ سو اشخاص کے ہلاک اور پندرہ ہزار کے مجروح ہونے کی اطلاعات موصول ہو چکی ہیں۔ اسی طرح جو اشخاص بے گھر ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی ہے۔ زلزلے کی وجہ سے جنوبی چلی کے بعض قصبے بالکل تباہ ہو چکے ہیں۔ ابھی تک امدادی دستے ملبہ اٹھانے میں مصروف ہیں۔ تاکہ اس کے نیچے سے نعشیں نکالی جا سکیں۔ اس وقت تک زلزلہ زدہ علاقہ کے لئے ۲۰ ہزار ٹن خوراک کپڑے اور ادویات بھیجی جا چکی ہیں۔ زلزلے کے بعد سمندری لہروں نے رہی سہی کسر پوری کر دی ابھی تک سینکڑوں مویشیوں کے لاشے پانی میں تیرتے دکھائی دے رہے ہیں۔

نواب کالاباغ یکم جون کو عہدہ سنبھال لیں گے

کراچی ۲۵ مئی نواب امیر محمد خان آف کالاباغ یکم جون کو گورنر مغربی پاکستان کی حیثیت سے اپنے عہدہ کا حلف اٹھائیں گے

امریکہ سے چار ارب ڈالر ملیں گے

چٹاگانگ ۲۵ مئی۔ مسٹر ابوالقاسم خان وزیر صنعت نے کہا کہ دوسرے ترقیاتی منصوبے کی مدت میں پاکستان کو امریکہ سے چار ارب ڈالر ملیں گے۔ جس سے ملک کی قوت خرید میں اضافہ ہوگا۔ آپ نے کہا حکومت پاکستان نے افراط زر کو روکنے کے لئے پچھلے سال سٹیٹ بنک کی شرح سود میں ایک فیصدی کا اضافہ کر دیا

لاہور میں جلسہ یوم خلافت

احباب لاہور کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ یوم خلافت مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۶۰ء بروز جمعہ مسجد دار الذکر میو روڈ متصل گڑھی شاہو لاہور میں بعد نماز جمعہ اڑھائی بجے منعقد ہوگا۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور

پاکستان اور فن لینڈ کے سفارتی تعلقات

کراچی ۲۵ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پاکستان اور فن لینڈ کی حکومتوں نے کراچی اور ہلسنکی میں اپنے سفارتی دفاتر کو باقاعدہ سفارتخانوں کا درجہ دینے کا فیصلہ کیا ہے

سیکنڈ پروفیشنل بی۔ ڈی ایس کے یونیورسٹی امتحان میں دو احمدی طلباء کی نمایاں کامیابی

مکرم قریشی محمد اسحٰق صاحب بسمل کے صاحبزادے ارشد محمود احمد صاحب اور مکرم چوہدری علم الدین صاحب چنیوٹ کے صاحبزادے سلیم الدین اختر صاحب نے امسال سیکنڈ پروفیشنل بی۔ ڈی ایس کے یونیورسٹی امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ دونوں طالب علم یونیورسٹی بھر میں علی الترتیب اول و دوم قرار پائے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک اللہ تعالیٰ ان کی یہ کامیابی ان کے لئے ان کے خاندانوں اور سلسلہ احمدیہ کے لئے مبارک کرے اور اسے دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین۔

نادار مریضوں کا علاج

نادار مریض جو اپنا علاج خود نہیں کروا سکتے۔ بدرجہ اولیٰ مستحق ہیں کہ صدقہ کی رقوم ان کے علاج معالجے پر خرچ ہوں۔ اپنے مریضوں کا صدقہ دیتے وقت نادار مریضوں کا خیال رکھیئے۔ اور صدقہ کی رقوم فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بھجوایئے۔ چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۶ر مئی سنہ ۶۰ء

جواب نامہ

پچھلے دنوں ہم نے ۱۹ علماء و مفکرین کے جواب نامہ کے متعلق جو انہوں نے آئین کمیشن کے سوالنامہ پر تحریر فرمایا ہے کچھ لکھا تھا۔ سابقہ اسلامی جماعت کے ترجمانوں تسنیم اور ایشیا میں یہ جواب نامہ بڑی شان کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ ذیل میں ہم علماء و مفکرین کے ایک دوسرے گروہ کے ترجمان ہفت روزہ المنیر لائلپور کے تبصرہ کے جو اس نے جواب نامہ پر کیا ہے کچھ اقتباسات درج کرتے ہیں۔

"لاہور میں چند قابل احترام جید علماء اور بعض صحافی حضرات کے ایک اجلاس نے دستور کمیشن کے سوالنامہ کا جواب مرتب کیا اور اسے اکثریت آراء ـ جسے متفقہ طور پر ظاہر کیا گیا ہے ـــ منظور کر کے شائع کیا۔ یہ اقدام مستحق ستائش تھا اور ہے کہ ان حضرات نے سوالنامہ شائع ہونے کے بعد جلد اس کا نوٹس لینا ضروری سمجھا اور دو تین نشستوں کے بعد ہی اس کا جواب مرتب کر لیا اور پھر اختلاف کرنیوالوں کو نظر انداز کر کے جو حضرات اس پر متفق تھے ان کی طرف سے اسے شائع کر دیا۔ . . . .

.. خدا خدا کر کے گزشتہ منگل کے روز اخبارات میں اس جواب کا خلاصہ شائع ہوا ہم نے بڑے ذوق و شوق کے عالم میں اسے پڑھا لیکن ہمیں افسوس ہوا کہ اس خلاصے سے ہمارے جذبات سکون کے بجائے تلاطم سے دوچار ہوئے، ہمیں اس جواب کے بعض گوشے ایسے محسوس ہوئے جو اس لائق نہ تھے کہ وہ علماء کی اتنی اونچی مجلس میں منظور کئے جاتے، تاہم ہم نے اس احساس کو دبایا اور گزشتہ پرچہ اس بیان اور اس پر اپنے تاثر کے بغیر ہی پریس میں بھیج دیا اور کوشش کی کہ پورا جواب دستیاب ہو، چنانچہ اگلے روز جب یہ جواب میسر آیا تو اس کا مطالعہ کیا ـــــ اس جواب کے مطالعہ سے ہمارا اضطراب بڑھا اور ہم اس تکلیف دہ کشمکش کا شکار ہو کر رہ گئے کہ ایک طرف ضرورت اس امر کی تھی کہ اس مرحلہ پر دینی حلقوں کی طرف سے ایک ہی قطعی اور جامع جواب دیا جاتا جس پر سب کے سب لوگ متفق ہوتے اور اگر اس موقعہ پر اس جواب سے اختلاف رائے کا اظہار کیا گیا تو ممکن ہے اسلامی دستور سے اختلاف رکھنے والی قوتیں اس سے فائدہ اٹھائیں۔ لیکن دوسری جانب ہم اس گھٹن کا شکار ہو کر رہ گئے ہیں کہ اس جواب میں بعض باتیں ایسی درج ہیں جو ہماری رائے میں اصل مقصد اسلام کے مطابق دستور سازی کی راہ میں حائل ہو سکتی ہیں اور بعض امور اس انداز سے پیش کی گئی ہیں جس سے نفع کی بجائے نقصان کا اندیشہ ہے اور اگر ان پر اظہار رائے نہ کیا جائے تو ہمارا اسلامی محاذ کمزور پڑ جائے گا اور غلط کار قوتیں میدان پر قابض ہو جائیں گی۔ . . . .

... آج (اتوار ۸ مئی) لاہور کے ایک ہفت روزہ پرچے کا اداریہ بعنوان "علماء اسلام کا تاریخی کارنامہ" نظر سے گزرا جس میں اس رسالے کے مدیر نے یہ ادعا کیا ہے کہ جن "اہل علم" نے یہ جواب مرتب کیا ہے ان میں سے "ہر ایک" کے پیروکار کثیر تعداد میں ملک میں پھیلے ہوئے ہیں ـــ ہمیں اس ادعا سے تو کوئی تعرض نہ تھا۔ اگر ان حضرات میں سے "ہر ایک" کے کروڑوں پیروکار ہوں تو چشم ما روشن دل ماشاد ـــ لیکن انہوں نے آگے چلکر ایک اہم دینی عنوان کو استعمال فرمایا اور کہا کہ اس جواب کو "علماء کا اجماع" کی حیثیت حاصل ہے۔ . . . .

اس جواب کو علماء کے اجماع کی حیثیت دینا نہ صرف غلط ہے بلکہ یہ کوشش ایک اہم دینی اصطلاح کو ایسے غلط معنی پہنانے کے مترادف ہے جس سے اس لفظ کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے۔ اجماع کیا ہوتا ہے؟ اس کی ناگزیر شرائط کیا ہیں؟ اور اسکے استعمال میں دینی روح رکھنے والے کس قدر محتاط ہیں۔ ان تمام بنیادی نکات پر یہاں گفتگو ممکن نہیں صرف اتنا عرض کرنا کافی ہوگا کہ بلاشبہ اس مجلس کے بعض شرکاء کی دینی حیثیت مسلم ہے بعض کا تقویٰ قابل رشک ہے بعض کی دینی غیرت و حمیت کے تذکروں سے یہ صفحات بارہا مزین ہو چکے ہیں لیکن بایں ہمہ ان چند حضرات کے جمع ہو کر کسی بات پر متفق ہو جانے کو "اجماع" کہنا اجماع کی حقیقت سے بے خبری اور اس لفظ کی دینی اہمیت کو ختم کر دینے کے مترادف ہے۔ . . . . .

.. پھر اس بیان کے بعض پہلو ایسے ہیں۔ جن کے بارے میں ہماری قطعی رائے یہ ہے کہ اگر انہیں متانت و سنجیدگی اور خدا ترسی کے ساتھ زیر بحث لایا جائے اور ان کے حقیقی مضمرات واضح کئے جائیں تو اس مجلس کے متعدد راسخ العلم بزرگ اس بیان کو مخدوش قرار دینے پر مجبور ہو جائیں گے

ہمارے نزدیک اس بیان کے اکثر حصوں کا لب و لہجہ نادرست ہے، بعض واقعات کی تعبیر یک رخے پن کے عیب سے معیوب ہے بعض مسائل پر ترمیم طلب رائے ظاہر کی گئی ہے بعض مشورے نامناسب ہیں، بعض ادعا خلاف واقع ہیں بعض حقائق کو نظر انداز کیا گیا ہے اور بحیثیت مجموعی جو ساری قوت نئے انتخابات منعقد کرانے اور سابق دستور کو بحال کر دینے پر صرف کر دی گئی ہے وہ اس لائق ہے کہ اس پر نظر ثانی کی جائے اور اسکے بجائے نئے احوال و ظروف کے مطابق تجاویز مرتب کی جائیں۔ . . . .

... بہر نوع یہ جوابات نہ اجماع کی حیثیت رکھتے ہیں اور نہ حرف آخر۔ اہل علم و دانش کا فرض ہے کہ وہ ان تعصبات سے بلند ہو کر غور کریں۔ ان میں سے ہر اچھی بات کی تائید کریں اور ہر غلط بات کا بدل مہیا کریں اور اس باب میں ہم اپنے فرض میں کوتاہی نہیں کریں گے۔ واللہ المستعان۔

(ہفت روزہ المنیر ۲۰ مئی سنہ ۶۰ء)

ان اقتباسات سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ ۱۹ علماء و مفکرین دراصل کسی کے نمائندے نہیں وہاں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ملک میں بہت سے دیگر علماء بھی ہیں جن کو اس جواب نامہ سے سخت اختلافات ہیں۔ جیسا کہ ہم پہلے تحریر کر چکے ہیں ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ آئین کمیشن اس جوابنامہ پر غور نہ کرے۔ کرے اور ضرور کرے۔ لیکن ہم آئین کمیشن کو مطلع کرنا چاہتے ہیں کہ اس جوابنامہ کو وہ نمائندہ حیثیت نہ دے جو اسکو پیش کرنے والوں نے دینی چاہی ہے یہ جواب نامہ مرتب کرنے والوں میں ایک ایسا گروہ شامل ہے۔ جو اسلام کے نام پر برسر اقتدار آنے کے لئے شروع سے کوشاں ہے اور دراصل یہ جوابنامہ سراسر اسی گروہ کا مرتبہ ہے اسکے علاوہ جتنے علماء اور مفکرین ہیں وہ محض کٹھ پتلی کی حیثیت رکھتے ہیں یہ خاص گروہ اشتراکیوں کی طرح نہایت چابکدستی سے پراپیگنڈہ کے فن کو استعمال کرتا ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ بہت سے شہروں سے آئین کمیشن کے پاس ایسے خطوط آئیں گے جو اس جوابنامہ کی تائید میں ہونگے لیکن اس کا راز آشکارا یہ ہے کہ ایک گروہ لاہور سے نکلتا ہے جو مختلف شہروں میں چند مقامی لوگوں کے ذریعہ خطوط لکھواتا ہے۔ جس میں ظاہر کیا جاتا ہے کہ ایک بڑے اجتماع نے یہ فیصلہ کیا ہے حالانکہ تمام کارروائی کاغذی ہوتی ہے حقیقت سے اسکو کوئی تعلق واسطہ نہیں ہوتا۔

ذات پات کا امتیاز

ذیل میں "آزاد نوجوان" مدراس (بھارت) کی ایک اطلاع درج کی جاتی ہے۔

"نسلی امتیاز ذات نے جنوبی افریقہ میں انسانیت کو قتل و خون کی ہولی کھیلنے پر آمادہ کر دیا اس وحشت و بربریت کے خلاف ہندوستان نے بھی پر زور احتجاج کیا۔

اخبار بلٹز بمبئی کی ۷ مئی والی اشاعت کے صفحہ ۱۰ ڈیرا دون کا ایک مراسلہ شائع ہوا ہے جس میں ذیل کی خبر کا تذکرہ موجود ہے۔ احمد نگر میں بدھ مذہب قبول کرنے والی ایک برات کو قریہ میں بسنے والے ہندوؤں نے محض اس بناء پر اپنے راہ سفر سے روک دیا کہ براتیوں نے ہندو کی باولی سے پانی پیا۔ اس جرم کی تلافی کے سلسلے میں براتیوں سے ۲۲۵ روپیہ جرمانہ وصول کیا گیا۔

اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے مراسلہ نگار نے کہا ہے کہ مجھے تعجب ہے کہ یہ واقعہ جنوبی افریقہ میں جو ہو رہا ہے اسکے مطابق ہے یا نہیں۔ پھر کیوں ہمارے لیڈران اپنے وقت و طاقت کو دریا پار ہونے والے سماجی تعصبات کے خلاف لمبے لمبے بیانات دینے میں (باقی ص پر)

"افریقہ میں احمدی مبلغین کا عیسائی منادوں سے مقابلہ کرنا اور ان سے بازی لے جانا یقیناً خراجِ تحسین کا مستحق ہے"

"عیسائی منادوں کا مقابلہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کیونکہ ان کی پشت پر عیسائی حکومتیں ہیں

اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ کو کسی حکومت یا سرمایہ دار طبقہ کی پشت پناہی حاصل نہیں"

جماعت احمدیہ کے عظیم الشان تبلیغی کارناموں پر مشہور شیعہ اخبار "رضاکار" لاہور کا خراجِ تحسین

لاہور کے مشہور شیعہ اخبار ہفت روزہ "رضاکار" نے یکم مئی ۱۹۶۰ء کی اشاعت میں "افریقہ میں تبلیغ اسلام" کے زیر عنوان روزنامہ نوائے وقت کے حوالہ سے اس کے نمائندہ خصوصی جناب حفیظ ملک صاحب مقیم واشنگٹن (امریکہ) کا وہ مضمون شائع کیا تھا جو قارئین الفضل ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اس کے بعد مورخہ ۸ مئی کی اشاعت میں معاصر "رضاکار" نے اس مضمون پر تبصرہ کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے "اثنا عشری مبلغین افریقہ میں" یہ تبصرہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

گزشتہ شمارہ میں ہم نے جناب حفیظ ملک صاحب نمائندہ روزنامہ "نوائے وقت" لاہور مقیم واشنگٹن (امریکہ) کا ایک مراسلہ "افریقہ میں تبلیغ اسلام" کے عنوان سے نوائے وقت لاہور سے نقل کیا تھا۔

محترم حفیظ ملک صاحب نے اپنے اس مراسلہ میں احمدی مبلغین اور عیسائی مشنریوں کی افریقہ میں تبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ لیا ہے۔ اور اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ احمدی مبلغین کس طرح عیسائی مشنریوں کا سر توڑ مقابلہ کرکے لاکھوں افریقیوں کو احمدی بنا رہے ہیں۔ اختلاف عقائد کے باوجود حفیظ ملک نے احمدی مبلغین کی تبلیغی کوششوں کو سراہا ہے۔ اور انہیں خراجِ تحسین ادا کیا ہے۔

افریقہ آزاد ہو رہا ہے۔ لہٰذا مغربی ممالک اب افریقیوں کے ساتھ رابطہ قائم رکھنے کے لئے "مذہب" کو سیاسی آلہ کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ اور افریقہ میں وسیع پیمانے پر عیسائیت کی تبلیغ کرکے افریقیوں کے ساتھ روحانی و نظریاتی رشتے استوار کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس وقت پورے براعظم افریقہ میں عیسائی مشنری پھیلے ہوئے ہیں۔ اور عیسائیت کی تبلیغ پورے زور شور کے ساتھ جاری ہے۔

اندریں حالات اس وقت افریقہ میں تبلیغ اسلام کے لئے ایک وسیع میدان موجود ہے۔ محترم حفیظ ملک صاحب نے اسلامیان پاکستان کی توجہ اسی طرف مبذول کرائی ہے اور ضمناً جماعت اسلامی کو خصوصی دعوت دی ہے۔ کہ اس کے مبلغین افریقہ میں جاکر اسلام کی تبلیغ کریں۔ تو انہیں شاندار کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ ہماری آنکھیں تلاش کرتی رہیں کہ محترم حفیظ ملک کے مذکورہ مراسلہ میں اثنا عشری مبلغین کی تبلیغی خدمات کا بھی کہیں ضرور ذکر آئیگا۔ لیکن ہمیں یہ دیکھ کر بے انتہا مایوسی ہوئی۔ کہ اس سلسلہ میں اثنا عشری مبلغین کا کہیں نام تک نہیں آیا۔

ہماری جماعت کے مایہ ناز مبلغ مولانا خواجہ محمد لطیف صاحب مبلغ جو انصاری گزشتہ دو سال سے افریقہ میں مقیم ہیں اور موصوف نے "رضاکار" میں متعدد اقساط میں افریقہ میں مذہب اثنا عشری کا مقام کے عنوان سے افریقہ کے خوجہ اثنا عشری شیعوں کے حالات پر بالتفصیل روشنی ڈالی ہے۔ محترم خواجہ صاحب کے ان مراسلات سے تو ہم نے یہ اندازہ لگایا تھا۔ کہ افریقہ میں شیعہ ہر لحاظ سے صف اول میں شمار ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ پورے ملک کی صنعت و تجارت پر چھائے ہوئے ہیں۔ ہر مقام پر ان کی مساجد اور امام باڑے موجود ہیں۔ اور انہوں نے ہر جگہ تبلیغ دین کے لئے علماء کا انتظام کر رکھا ہے باوجود صاحبان ثروت ہونے کے ان کا دینی شغف قابل داد ہے۔ چنانچہ خود خواجہ صاحب نے یہ تحریر فرمایا تھا۔ کہ افریقہ میں یہ مشہور ہے کہ

"افریقہ میں اسلام تو عرب لائے تھے۔ مگر اب اس ملک میں اسلام کو قائم رکھنے والے خوجہ اثنا عشری حضرات ہیں۔

افریقہ میں بسنے والے خوجہ اثنا عشری حضرات لاکھوں روپے سالانہ اپنے عبادت خانوں مساجد اور امام باڑوں پر خرچ کرتے ہیں۔ پاک و بھارت سے بڑی بڑی تنخواہیں دے کر علماء کرام کو اپنے مذہبی مرکز میں تعینات کرتے ہیں۔ چنانچہ

اس وقت افریقہ کے تمام قابل ذکر شہروں میں شیعہ مبلغین موجود ہیں۔ لیکن جب ہم اپنے ان مبلغین کی تبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور جب ہم ان کا مقابلہ احمدی مبلغین سے کرتے ہیں۔ تو ندامت سے ہمارا سر جھک جاتا ہے۔ تبلیغی میدان میں عیسائی مبلغین کا مقابلہ کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ ....

....

...... کیونکہ ان مبلغین کی پشت پر حکومتیں ہیں۔ جو لاکھوں اور کروڑوں روپے سے ان کی امداد کرتی ہیں۔ لیکن احمدی مبلغین کی پشت پر نہ ہی کوئی حکومت ہے۔

اور نہ ہی کوئی سرمایہ دار طبقہ۔ ان کی پشت پر صرف ان کی جماعت ہے۔ جو انہیں معمولی تنخواہیں دیتی ہے۔ اور ایک محدود سرمایہ سے ان کی تبلیغی سرگرمیوں کو آگے بڑھاتی ہے۔ ان حالات میں احمدی مبلغین کا عیسائی مبلغین سے مقابلہ کرنا اور اس مقابلہ میں ان سے بازی لے جانا یقیناً خراجِ تحسین کا مستحق ہے۔ اور ہمارے مبلغین حضرات کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔ جن کو افریقہ میں ایک سرمایہ دار طبقہ کی سرپرستی حاصل ہے۔ اور تبلیغ دین کے سلسلہ میں انہیں ہر طرح کی سہولتیں میسر ہیں۔

کاش ہمارے مبلغین حضرات بھی اپنے میں مشنری سپرٹ پیدا کرتے۔ عیش و آرام و آسائش کی زندگی کو خیرباد کہتے اور محنت و مشقت اپنا نصب العین بنا لیتے۔ تو آج ان کا ذکر بھی تبلیغی مشن کے سلسلہ میں سرفہرست ہوتا۔

ہمیں اس تلخ نوائی سے معاف رکھا جائے ہمارے مبلغین آرام و آسائش کی زندگی گزارنے کے عادی بن چکے ہیں۔ کیونکہ ہمارے دینی مدارس کا ماحول ہی کچھ ایسا ہے۔ کہ انہیں آرام طلب بنا دیتا ہے۔ اور ان میں مشنری سپرٹ پیدا ہی نہیں ہوتی

ہمارے چھوٹے دینی مدارس سے لیکر نجف اشرف کے دینی مدارس تک کی یہ حالت ہے کہ وہاں کوئی باقاعدگی اور نظام نہیں جب طلباء ایسے ماحول میں پروان چڑھیں گے۔ تو واضح ہے۔ کہ وہ آرام و آسائش کے عادی ہی بنیں گے۔ لیکن یہ امر طے شدہ ہے کہ ایک مبلغ اور مشنری اس وقت تک باحسن وجوہ خدمات انجام نہیں دے سکتا۔ جب تک وہ محنت و مشقت کو اپنا نصب العین نہ بنائے۔

اس سلسلہ میں اپنے مبلغین حضرات کی خدمت میں کچھ عرض کرنا ہے تو گستاخی۔ لیکن ہم یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ ہمارے مبلغین نے مذہب کی تبلیغ بس یہی سمجھ رکھی ہے۔ کہ اپنے مکان پر عزت اور وقار، کم و بیش آسودگی کی زندگی بسر کریں۔ کبھی کبھی نماز پڑھا دیا کریں کوئی مسئلہ پوچھے تو فتوی دے دیں اور کہیں سے دعوت آئے تو مجلس پڑھ آئیں حالانکہ مبلغین حضرات کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے مقام معززہ کو چھوڑ کر اٹھیں۔ خدا کی دنیا اور خدا کے بندوں میں گھومیں پھریں۔ ان سے ملیں جلیں۔ افلاس۔ جہالت۔ توہم پرستی۔ بیماری اور ظلم و ناانصافی کے دردناک مناظر کو دیکھیں اور انہیں دور کرنے کے لئے اپنا پسینہ بہائیں، لباس، انداز گفتگو اور شانِ علم میں عزت نہیں، عزت تو خدمت میں ہے۔ لیکن خدمت سے ہمارے مبلغین کو واسطہ نہیں۔ حالانکہ مشنری اور خدمت لازم و ملزوم ہیں۔

کیا ہمارے ہادیان دین نے اشاعت دین اور اعلائے کلمۃ الحق کا فرض اس طرح انجام دیا تھا۔ جس طرح ہمارے آج کل کے علماء کرام اور مبلغین حضرات انجام دے رہے ہیں؟۔

تاریخ گواہ ہے کہ ہمارے ہادیان دین نے بے غرضی اور بے نفسی کے ساتھ لوگوں کی خدمت کی۔ غریبوں مزدوروں مظلوموں۔ بیماروں محتاجوں اور بیکسوں کی دادرسی کی۔ ہر طرح کے خطروں اور آزمائشوں کو جھیل کر خدا کا پیغام سنایا اور ہر جگہ پہنچایا۔ اور اس فرض کی ادائیگی کے سلسلہ میں جس قدر تکلیفیں اور مصیبتیں اٹھانا پڑیں۔ اُن سب کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کیا ہمارے مبلغین حضرات کے لئے بھی یہی اسوہ حسنہ قابل تقلید ہے لہذا ہم اپنے واجب التعظیم مبلغین کی خدمت میں بہ مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں کہ اگر وہ تبلیغ دین، ایسی اہم اور مقدس خدمت انجام دینا چاہتے ہیں تو آرام و آسائش کی زندگی کو خیرباد کہہ دیں اور محنت و مشقت کو اپنا نصب العین بنائیں۔ اس وقت افریقہ میں تبلیغ کا میدان بڑا وسیع ہے اور اتفاق کی بات یہ ہے کہ افریقہ میں ہمیں اس سلسلہ میں ہر قسم کے وسائل بھی میسر ہیں۔ ضرورت صرف اتنی ہے کہ افریقہ میں مقیم ہمارے مبلغین حضرات اپنے میں صحیح مشنری سپرٹ پیدا کریں اور یا علیؑ کہہ کر اٹھ کھڑے ہوں۔ تو ہمیں یقین کامل ہے کہ ہمارے مبلغین دیکھتے ہی دیکھتے احمدی اور عیسائی مبلغین سے سبقت لے جائیں گے کیونکہ اسلام حقیقی کی نشر و اشاعت کا جو بہترین ذریعہ ہمارے پاس ہے وہ کسی دوسرے کے پاس نہیں ہے حسین مظلوم کا درد بھرا قصہ ایسا ہے۔ جو اپنوں بیگانوں۔ گوروں۔ کالوں۔ پڑھے لکھے جاہلوں سب کو اپنی طرف کھینچنے کی پوری پوری اہلیت رکھتا ہے اور یہی قصہ اسلام کی نشر و اشاعت کا بہترین ذریعہ ہے۔

سیدالشہداء حضرت امام حسینؑ نے تبلیغ مذہب اور حفاظت دین کے لئے جو بے بہا قربانیاں میدان کربلا میں پیش فرمائیں کیا اُن کا ذکر صرف اس لئے ہے کہ ہم چند آنسو بہا کر اپنے حسینی ہونے کا دعوے کرنے لگیں؟ یا اُن قربانیوں کا تذکرہ ہم سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم بھی اسوۂ حسینی کو اپنائیں اور سیدالشہداؑ حضرت امام حسینؑ کے نقش قدم پر چل کر حفاظت دین اور تبلیغ اسلام کے لئے اپنا تن من دھن نچھاور کریں۔ اور اس راہ میں جو مصائب و تکالیف پیش آئیں انہیں خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کر کے اپنے سچا حسینی ہونے کا ثبوت فراہم کریں۔

اگر ہم آج بھی گوش حق نیوش سے سنیں تو ہمیں امام مظلومؑ کے استغاثہ کی وہ آواز صاف سنائی دے رہی ہے جو آج سے چودہ سو سال قبل حضور سیدالشہداؑ نے میدان کربلا میں بلند فرمائی تھی اور ہم آج بھی سیدالشہداءؑ کے اس استغاثہ کی آواز پر حسینیتؑ یعنی اسلام حقیقی کی نشر و اشاعت کر کے لبیک کہہ سکتے ہیں۔

آخر میں ہم مجاہد ملت مولانا خواجہ محمد لطیف صاحب قبلہ انصاری کی خدمت ۔ ۔ ۔ ۔ میں یہ گزارش کریں گے کہ جہاں انہوں نے شیعیان افریقہ کی تنظیم کے سلسلہ میں اہم اور زریں خدمات انجام دی ہیں اب وہ افریقہ میں تبلیغی مہم کا بھی آغاز فرمائیں اور اس سلسلہ میں پوری سوچ بچار کے بعد ایک ایسا ٹھوس پروگرام مرتب فرمائیں کہ ہم بہت جلد حفیظ ملک نمائندہ نوائے وقت ہی کی زبان سے خوشخبری سنیں کہ افریقہ میں اثنا عشری مبلغین تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں نہایت ہی اہم اور شاندار انجام خدمات انجام دے رہے ہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

علمی مقالہ جات کا انعامی مقابلہ

از مکرم سید داؤد احمد صاحب مینیجنگ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ربوہ

احباب جماعت میں علمی تحقیق اور مضمون نگاری کے ذوق اور رجحان کو ترقی دینے کے لئے ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز کی طرف سے علمی مقالہ جات کا ایک انعامی مقابلہ کرایا جارہا ہے اس مقابلہ میں اوّل اور دوم آنے والے اصحاب کو خاص انعامات دئے جائیں گے۔ جن کی تفصیل کا چند روز میں اعلان کر دیا جائے گا۔ مقابلہ میں شریک ہونے والے احباب مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر انگریزی یا اردو میں مضامین لکھ سکیں گے۔

(۱) ارتقاء اور غیر متبدل قرآنی شریعت	1. Evolution and Finality of The Quranic Law
(۲) تعدد ازدواج کی حکمت	2. Why Polygamy?
(۳) اسلامی حدود اور صحت مند معاشرہ	3. Islamic Penal Laws & a Healthy Social Order
(۴) ایک صحت مند اور ترقی پذیر اقتصادی نظام کیلئے سود مضر ہے	4 Interest is harmful for a healthy and progressive economic System

بہتر ہوگا کہ یہ مقالہ جات ۳۰ ہزار الفاظ سے زائد نہ ہوں۔ اردو کے مقالہ جات خوشخط لکھے ہوں اور انگریزی مقالہ جات ٹائپ شدہ ہوں۔ ان مقالہ جات کے بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۶۰ء ہوگی اور نتائج کا اعلان انشاءاللہ جلسہ سالانہ پر کر دیا جائیگا۔

اس انعامی مقابلہ کے انتظام کے لئے ایک بورڈ تشکیل کیا گیا ہے۔ جو بعض علماء سلسلہ اور مرکز سلسلہ کی تعلیمی درسگاہوں کے نمائندوں پر مشتمل ہے عزیزم مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ اس بورڈ کے سیکرٹری ہونگے تمام دوست اس مقابلہ کے سلسلہ میں ہر قسم کی خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کریں۔

"سیکرٹری بورڈ علمی مقالہ جات دفتر ریویو آف ریلیجنز ربوہ"

یہ مقابلہ انشاءاللہ العزیز ہر سال ہوا کرے گا اور نئے سال کے لئے عنوانات کا اعلان نتائج کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کے موقع پر کیا جایا کرے گا ہر احمدی اس مقابلہ میں حصہ لے سکتا ہے خواہ وہ کسی ملک کا ہو یا کوئی بھی کام کرتا ہو۔ مقابلہ میں حصہ لینے والوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مقالہ جات نہایت اعلیٰ درجہ کے ہونے چاہئیں کیونکہ ان کا معیار بہت بلند رکھا گیا ہے۔

(خاکسار سید داؤد احمد مینیجنگ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ربوہ)

ولادت

ہمارے اوسلو کے مبلغ انچارج مکرم سید کمال یوسف صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ۹ رمئی ۱۹۶۰ء کو ہمارے احمدی دوست مسٹر عبدالسلام میڈسن کو اللہ تعالےٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا۔ جس کا نام بشیر احمد تجویز کیا گیا ہے۔

سکنڈے نیویا میں پہلی احمدی فیملی کے ہاں یہ بچہ پیدا ہوا ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالےٰ نومولود مسعود کو خاندان اور احمدیت کے لئے برکات و سعادت کا موجب بنائے اور وہ اسلام کا سچا خادم ہو کر دنیا میں اسلام کو پھیلانے والا ہو۔ (نائب وکیل التبشیر تحریک جدید)

درخواست دعا

اہلیہ صاحبہ محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم علاج کی خاطر لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ وہ عارضہ قلب اور اعصابی بے چینی سے عرصہ چار ماہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

خلافتِ اسلامی

(از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

(۳)

حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں:۔

ثم استخلف اللہ ابابکر فواللہ ما عصیتہ ولا غششتہ

(بخاری باب ہجرۃ الحبشۃ)

یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ مقرر فرمایا اور خدا تعالےٰ کی قسم میں نے ان کی پوری پوری اطاعت کی۔ میں نے نہ تو کبھی آپکی نافرمانی کی۔ اور نہ ہی آپ کو کبھی دھوکہ دیا۔

پھر فرماتے ہیں:۔

ما کنت لا خلع سربالاً سربلنیہ اللہ عز وجل ابداً (طبری)

میں اس ردائے خلافت کو ہرگز نہ اتاروں گا۔ جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پہنائی ہے۔ گویا آپ بھی اس بات کے قائل تھے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔

حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضؓ فرماتے ہیں:۔

"میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا ہے۔ جس طرح ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو اللہ تعالےٰ نے خلیفہ بنایا تھا اسی طرح اللہ تعالےٰ نے مجھے خلیفہ بنایا ہے" (بدر ۱۲ر جنوری ۱۹۱۲ء)

گویا آپ بھی اس بات کے قائل تھے۔ کہ خلیفہ خدا تعالیٰ ہی بناتا ہے۔ کوئی شخص خلافت کی خواہش کر کے خلیفہ نہیں بن سکتا خلیفہ وہی ہوگا جسے خدا بنانا چاہے گا۔ گو خلفاءؑ کا انتخاب بظاہر مومنوں کے ذریعہ ہوتا ہے لیکن اللہ تعالےٰ کا الہام لوگوں کے دلوں کو اصلی حقدار کی طرف متوجہ کر دیتا ہے اور اور وہ اسے منتخب کر لیتے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں:۔

معنے لیستخلفنّھم آنست که خدا تعالے مستخلف ایشاں است

ایں استخلاف منسوب باوست حقیقتش آنست که خدائے تعالےٰ مدبر السماوات والارض است

ولطیف لما یشاء پس وقتی که صلاح عالم در نصب خلیفه باشد الہام میفرمائید در قلوب امت

تا شخصے را که حکمت الٰہی مقتضی استخلاف اوست خلیفه سازند

بحقیقت جمیع حوادث منسوب بحق است (ازالۃ الخفاء جلد اول صفحہ ۱۹)

یعنی آیت لیستخلفنّھم الخ کے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالےٰ خلفاء کو مقرر کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے خلیفہ مقرر کرنے کی حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالےٰ جو مدبر السماوات والارض اور لطیف لما یشاء ہے۔ جب صلاح عالم کیلئے کسی خلیفہ کی ضرورت سمجھتا ہے۔ تو لوگوں کے دلوں میں الہاماً ڈال دیتا ہے کہ وہ ایسے شخص کو خلیفہ منتخب کر لیں جسے خدا تعالےٰ خلیفہ بنانا چاہتا ہے۔

(۵)

جب یہ بات ثابت ہوگئی۔ کہ خدا تعالےٰ ہی خلیفہ مقرر فرماتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کو کوئی دنیوی طاقت چاہے کتنی مضبوط ہی کیوں نہ ہو اس مقام سے ہٹا نہیں سکتی۔ اسے معزول نہیں کر سکتی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضؓ کو خود فرمایا:۔

یا عثمان ان اللہ عز وجل مقمصک قمیصاً فان ارادک المنافقون علی ان تخلعہ فلا تخلعہ لھم۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۷۵)

یعنی اے عثمانؓ اللہ تعالےٰ تجھے میرے بعد خلافت کی چادر پہنائیگا اگر منافقوں نے اس چادر کے اتارنے کا ارادہ کیا تو یاد رکھنا وہ چادر اتار نہ دینا۔ یہاں تک کہ موت تجھے میرے ساتھ ملاقی کر دے۔ چنانچہ جب آپ سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا:۔

اما ان اتبرأ من الامارۃ فان تصلبونی احب الیّ من ان اتبرأ من امر اللہ عز وجل وخلافتہ (طبری جلد ۵ صفحہ ۱۲۱)

یعنی اگر تم مجھے صلیب پر بھی لٹکا دو تب بھی میں خلافت سے مستعفی نہیں ہوں گا۔

ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا:۔

لا انزع قمیصاً قمصنیہ اللہ عز وجل واکرمنی بہ وخصنی بہ علی غیری۔

(طبری جلد ۵ صفحہ ۱۲۱)

میں اس قمیص کو ہرگز نہیں اتاروں گا جو مجھے خود اللہ تعالےٰ نے پہنائی ہے اور پھر اس قمیص کی وجہ سے مجھے عزت بخشی ہے اور مجھے دوسروں پر فضیلت دی ہے۔

تاریخ اپنے واقعات کو دہراتی ہے۔ اس زمانہ کے مامور کے خلفاء سے بھی مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا گیا اور اس کے جواب میں وہی کچھ کہا گیا جو حضرت عثمانؓ نے فرمایا تھا۔ حضرت خلیفہ اوّل رضؓ فرماتے ہیں۔

"معزول کرنا اب تمہارے اختیار میں نہیں۔ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں یہ خدا تعالےٰ کا اپنا کام ہے ......پس مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے اور اپنے مصالح سے بنایا ہے خدا تعالےٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔ اس لئے تم میں سے کوئی مجھے معزول کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ اگر اللہ تعالےٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا۔ تو مجھے موت دے دیگا۔ تم اس معاملہ کو خدا کے حوالہ کر دو۔ تم معزول کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔"

(الحکم ۲۱ر جون ۱۹۱۲ء)

پھر فرماتے ہیں:۔

"مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے"

(بدر ۱۱ر جولائی ۱۹۱۲ء)

(۶)

آیت استخلاف کے آخر میں ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون کہہ کر اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو اس وعید کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ جو شخص خلافت کا انکار کر دے گا۔ اور خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کی اطاعت سے روگردانی کریگا وہ فاسق ہو جائے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین۔ عضوا علیھا بالنواجذ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۱۲۶)

یعنی اے مسلمانو! تم پر میری سنت اور میرے خلفاء کی سنت پر عمل کرنا واجب ہے کیونکہ وہ ٹھیک چلنے والے اور ہدایت یافتہ لوگ ہوں گے تم اس سنت کو اس طرح مضبوطی سے پکڑ لو۔ جس طرح کسی چیز کو دانتوں میں لے کر مضبوطی سے پکڑ لیا جاتا ہے۔

اسی طرح فرمایا:۔

ایک مسلمان کو اپنے امیر کی ہر حال اطاعت کرنی چاہیئے چاہے وہ اسے زدوکوب کرے اور اس کے مال کو چھین لے۔

(مسلم کتاب الامارۃ)

نیز فرمایا:۔

من رایٰ من امیرہ شیئاً یکرھہ فلیصبر (ایضاً)

اگر کوئی شخص اپنے امیر میں کوئی ایسی چیز دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو وہ صبر سے کام لے ناراضگی کی وجہ سے اس کی اطاعت سے باہر نہ نکل جائے۔

یہ ارشاد نبوی ایک عام والی اور حاکم کے متعلق ہے۔ اور جو خلافت کے بلند مقام پر متمکن ہو اس کی اطاعت تو بدرجہ اولیٰ ہر رنگ اور لحاظ سے ضروری ہے۔ کیونکہ ان کی شان بہت بلند ہے ممکن ہے خلفاء سے ان کے ذاتی معاملات میں یا خلافت کے کسی جزوی امر میں کوئی غلطی سرزد ہو جائے لیکن ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم (جس سیاست اور پالیسی کو وہ چلائیں گے۔ اللہ تعالےٰ اسے دنیا میں قائم فرمائے گا) کے ماتحت ان سے ایسے معاملات میں جن پر جماعت کی روحانی اور جسمانی ترقی کا دار و مدار ہو کوئی ایسی غلطی سرزد نہیں ہوتی۔ جو جماعت کے لئے تباہی کا موجب ہو گویا انہیں ایک قسم کی عصمت صغریٰ حاصل ہوتی ہے اور اس عصمت صغریٰ کی وجہ سے خدا تعالےٰ کی پالیسی بھی وہی ہوگی۔ جو ان کی ہوگی۔ اور ان کی ہر حرکت کے پیچھے خدا تعالےٰ کا ہاتھ ہوگا۔ جو ان کی اور ان کی جماعت کی ہر طرح حفاظت کرے گا۔ (بشکریہ "خالد" ربوہ)

(باقی)

دورہ انسپکٹر وصایا

مکرم سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا کو جماعتہائے ضلع گوجرانوالہ سیالکوٹ و گجرات کے دورہ کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ تمام عہدیداران و دیگر احباب جماعت سے گذارش ہے۔ کہ وہ مکرم شاہ صاحب سے تعاون فرما کر دورہ کو کامیاب بنانے کی کوشش فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

بھارت کے علاقہ دکن میں احمدی جماعتوں کے کامیاب جلسے

جماعت احمدیہ ظہیر آباد کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۳/۵/۶ کو ہمارا قافلہ حیدر آباد سے بذریعہ کار ظہیر آباد کے لئے روانہ ہوا۔ اس قافلے میں مندرجہ ذیل مبلغین شامل تھے مکرم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ دہلی۔ مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس۔ مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی۔ مکرم کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر اخبار آزاد نوجوان مدارس۔ مولوی فیض احمد صاحب مبلغ یادگیر اور خاکسار حکیم محمد دین مبلغ حیدر آباد۔

یہ قافلہ شام کو سات بجے کے قریب منزل مقصود پر پہنچا۔ اسی روز ۹ بجے رات کو ظہیر آباد کے سالانہ جلسے کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم جناب سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب نے چنڈ کنٹہ نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے اور مولوی امینی صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت سے جلسے کا آغاز کیا۔ ازاں بعد محمد صادق صاحب حیدر آبادی نے درثمین سے نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مولوی فیض احمد صاحب مبلغ یادگیر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر تقریر فرمائی اور بتایا حضورؐ کا توکل۔ خدا شناسی۔ ہمدردئ خلق۔ ایثار قربانی اور صبر و تحمل وہ صفات حسنہ ہیں جن کا جواب نہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ حضورؐ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔

ازاں بعد مکرم نوجوان صاحب نے رحمت اللعالمین کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے آج خلاف معمول انگریزی کی بجائے اردو میں تقریر فرمائی۔ آپ نے فیضان رسالت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور اس بات پر زور دیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ اور تا ابد جاری رہے گا۔

آپ کے بعد مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی نے حالات حاضرہ پر تقریر فرمائی۔ اور تفصیل کے ساتھ بتایا کہ موجودہ زمانہ میں ہر طرف لادینی اور لامذہبیت پھیلی ہوئی ہے ضروری تھا کہ ایسے موقعہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت اسلام کا کوئی سامان ہوتا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیج کر اس ضرورت کو پورا کر دیا۔

آپ کی تقریر کے بعد صدارتی تقریر ہوئی اور پھر دعا پر یہ اجلاس برخاست ہوا۔

دوسرا اجلاس

اگلے دن یعنی ۴/۵/۶ کو رات کے ساڑھے آٹھ بجے دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس نے صدارت فرمائی۔ ناصر احمد صاحب ظہیر آبادی نے قرآن مجید کی تلاوت سے جلسہ کا آغاز کیا۔ آپ کے بعد محمد اسحٰق صاحب حیدر آبادی نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود پر تقریر کی اور بتایا کہ یہ پیشگوئی اسلام اور احمدیت کی سچائی کا زندہ نشان ہے۔

اس کے بعد مکرم مولانا محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ دہلی نے ختم نبوت کے موضوع پر نہایت مؤثر تقریر فرمائی جس میں اس مضمون کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کی اور تمام فہم رنگ میں سلسلہ احمدیہ کے نقطہ نگاہ کی برتری ثابت کی۔

آپ کے بعد مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس کی تقریر ہوئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اللہ تعالیٰ کے متعلق اسلامی تصور اور باقی دینوں پر دین اسلام کی برتری ثابت کی۔ اور بتایا کہ از روئے قرآن مجید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی تمام قسم کے کمالات بخشتی ہے اور آپ کی اتباع کے بغیر روحانیت کا کوئی مرتبہ بھی میسر نہیں ہو سکتا۔

آپ کے بعد صدر محترم نے صدارتی تقریر فرمائی اور دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

یہ جلسہ بالخصوص دوسرے دن کا اجلاس نہایت کامیاب رہا۔ مقامی غیر از جماعت مرد و زن بڑی تعداد میں شامل جلسہ ہوئے اور بڑی دلجمعی اور سکون کے ساتھ تقاریر سنتے رہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا اثر لے کر گئے۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام بہت اچھا تھا۔ مقامی جماعت احمدیہ کے احباب اچھی مہمان نوازی اور خاطر و مدارات کے لئے شکریہ کے مستحق ہیں۔

ظہیر آباد کے ایک غیر احمدی بزرگ جو ایک دینی مدرسہ کے بانی اور مہتمم ہیں محبت و عقیدت سے پیش آئے۔ جزاہ اللہ الجزاء

اس جلسہ کے تمام انتظامات مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب چنڈ کنٹہ کی طرف سے کئے گئے تھے۔ آپ نے اپنی تین موٹریں اور اپنا لاؤڈ سپیکر اس جلسے کے لئے وقف رکھے اور یہ تمام اخراجات برضا و رغبت برداشت کئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نیک اجر عطا فرمائے اور آپ کے کاروبار میں برکت دے۔ آمین

ظہیر آباد حیدر آباد سے ستر میل دور ہے۔ پھر بھی حیدر آباد کے بیس پچیس خدام باذوق و شوق اس جلسہ میں شامل ہوتے رہے اور اس طرح اس کی رونق کو بڑھانے کا موجب ہوتے رہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(حکیم محمد دین مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدر آباد احمدیہ جوبلی ہال افضل گنج)

تحریک جدید الٰہی تحریک ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

"یہ مت خیال کرو کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے۔ نہیں بلکہ میں اس کا ایک ایک لفظ قرآن کریم سے ثابت کر سکتا ہوں اور ایک ایک حکم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں دکھا سکتا ہوں۔ مگر سوچنے والے دماغ اور ایمان لانے والے دل کی ضرورت ہے۔ پس یہ مت خیال کرو کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ میری طرف سے ہے۔ بلکہ یہ اس نے کہا ہے جس کے ہاتھ میں تمہاری جان ہے۔ میں اگر مر بھی جاؤں تو دوسرے سے یہی کہلواؤں گا اور اس کے مرنے کے بعد اور سے۔ بہر حال چھوڑوں گا نہیں جب تک تم سے اس کی پابندی نہ کراؤں۔ یہ پہلا قدم ہے۔"

(الفضل ۱۲ دسمبر ۱۹۳۵ء)

پس تمام وہ دوست جنہوں نے اس الٰہی تحریک میں شمولیت کا وعدہ کیا ہوا ہے وہ جلد اپنے موعودہ وعدہ کی رقم ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں اور جو مخیر احباب حالات کے مطابق اپنے وعدہ میں ایزادی کر سکتے ہوں وہ ایزادی کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

فارمہائے اصل آمد کا پُر کرنا کیوں ضروری ہے؟

حصہ آمد کے موصی احباب توجہ فرمائیں!

اول: اس لئے کہ آپ نے اپنی وصیت میں اقرار کیا ہوا ہے کہ آپ اپنی آمدنی سے حصہ وصیت ادا کرتے رہیں گے۔ اور آمدنی میں کمی بیشی کی دفتر کو اطلاع دیتے رہیں گے۔

دوم: اس لئے کہ اب جبکہ سال ۶۰-۵۹ء ۳۰ اپریل کو ختم ہو چکا ہے۔ دفتر کو یہ علم ہونا چاہیئے کہ اس سال اور اس سے پہلے سالوں کی جن کے فارم آپ کو بھجوائے گئے ہیں۔ آپ کی اصل آمد کیا تھی اور کیا اس کے مطابق آپ کی طرف سے حصہ آمد کی وصولی ہو چکی ہے؟

سوم: اس لئے کہ اس کے بغیر آپ کا حساب مکمل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی آپ کا بقایا یا فاضل سے آپ کو اطلاع دی جا سکتی ہے۔

چہارم: اس لئے کہ خود آپ کو اطمینان قلب حاصل نہیں ہو سکتا کہ آپ مالی لحاظ سے اپنے اقرار وصیت سے عہدہ برآ ہو چکے ہیں۔

پنجم: سب سے زیادہ یہ اس لئے ضروری ہے کہ یہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کا ارشاد ہے۔ اور حضور کے اس ارشاد کی تعمیل ہر احمدی کے لئے موجب فرحت اور موصی احباب کے لئے بدرجہ اتم باعث افتخار ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

محترم مولوی خیر دین صاحب جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے ۱۹ مئی بروز جمعرات حالت نماز میں حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ آپ نے پیچھے چار لڑکیاں، تین لڑکے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ (بشیر احمد قمر بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

امریکی ماہرین کی طرف سے پروازیں بند کرنے کی مخالفت

حصول امن کی یقین دہانی میں مشکل پیش آئے گی۔ ماہرین کی رائے

واشنگٹن ۲۴ مئی۔ روسی امور کے بعض امریکی ماہرین نے یہ خدشہ ظاہر کیا ہے کہ صدر آئزن ہاور نے روسی علاقوں پر امریکی طیاروں کی پرواز بند کرنے کا جو یقین دلایا ہے اس سے امریکہ حصول امن کی یقین دہانی کے ایک بڑے ذریعے سے محروم ہو جائے گا۔

ماہرین نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یو۔۲ طیاروں کی پرواز سے امریکہ کو نہ صرف جنگ کی صورت میں روسی مقاصد کا علم ہو سکتا ہے بلکہ اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ روسی ایسی پروازوں سے بھی آگاہ ہیں۔ جنہیں وہ کسی صورت میں روک نہیں سکتے بلکہ ان کا بڑا احترام بھی کرتے ہیں۔

ان ماہرین نے رائے ظاہر کی ہے کہ روسی نمائندے سلامتی کونسل میں، یو۔۲ کی پرواز پر جو بحث کرنے والے ہیں اس کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ امریکی حکومت نے پروازیں بند کرنے کا جو وعدہ کیا ہے اس کی تصدیق کی جائے۔ تاکہ یہ پروازیں دوبارہ شروع نہ کی جا سکیں۔ تاہم ان ماہرین کی رائے یہ ہے کہ روسی وزیر اعظم مسٹر خروشچیف کی طرف سے پیرس میں صدر آئزن ہاور کی پیشکش کو ٹھکرانے کے بعد یہ ضروری نہیں رہا کہ امریکی حکومت اپنے اس دعویٰ پر قائم رہے۔

امریکی ماہرین کا خیال ہے کہ روسی اس وقت ان پروازوں کو اس لئے بند کرنے کو بیتاب ہیں کہ وہ آئندہ نو سے دس ماہ تک بین براعظمی اور درمیانہ فاصلے کے میزائل کے اڈے کی تعمیر کا سلسلہ شروع کرنا چاہتے ہیں۔

بھارتی ایٹمی سائنسدانوں کا وفد ماسکو جائیگا

نئی دہلی ۲۴ مئی۔ سرکاری اطلاع کے مطابق بھارت کے ایٹمی سائنسدانوں کا ایک وفد آئندہ جمعہ کو ماسکو روانہ ہو رہا ہے۔ جہاں وہ روسی سائنسدانوں سے ایٹمی طاقت کے پر امن استعمال کے شعبہ میں تعاون کے متعلق بات چیت کرے گا۔ بھارتی وفد کی قیادت بھارتی ایٹمی طاقت کے کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر بھابھا کریں گے۔

کان میں دھماکہ سے سّتّوں اشخاص ہلاک

پراگ ۲۴ مئی۔ چیکوسلواکیہ خبر ایجنسی کی اطلاع کے مطابق اوسٹراوا کے قریب ایک کان میں دھماکہ ہونے کی وجہ سے سّتّوں اشخاص ہلاک ہو گئے۔ ابھی تک دھماکے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ نجات دلانے کا کام جاری ہے۔

بھارت کو چین کا خطرہ

نئی دہلی ۲۴ مئی۔ پنڈت پنت وزیر داخلہ بھارت نے کہا ہے کہ چین کے خطرے کا امکان بڑھ گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چین کو سربراہوں کی ناکامی کا کوئی افسوس نہیں۔

پنڈت پنت دہلی کے ایک عام اجلاس میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے چین کا نام لئے بغیر چین کے سارے اقدامات کی وضاحت کی . . . .

. . . . آپ نے کہا روس اور امریکہ سمیت سارے ممالک عالم کو سربراہوں کی کانفرنس کی ناکامی پر افسوس ہے۔ لیکن ایک ایسا ملک بھی ہے جسے اس واقعہ پر ذرہ بھر افسوس نہیں آپ نے کہا ہمارے سامنے بہت سے مسائل ہیں۔ ان میں سے بعض قومی اور بعض بین الاقوامی ہیں۔ بطور مثال ہماری شمالی سرحد کی صورت حال تبدیل ہو گئی ہے۔ یہ ایسی صورت حال ہے کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھر کر نہیں بیٹھ سکتے۔

امریکہ کا نیا میزائل

واشنگٹن ۲۴ مئی۔ میزائل کے امور کے ماہر کرنل مورس راجرز نے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں بتایا کہ امریکہ کے پاس ایک ایسا میزائل ہے جو بہتر ہزار فٹ کی بلندی پر اپنے نشانے کو اڑا سکتا ہے۔ اس میزائل کی رفتار دو ہزار ایک سو میل فی گھنٹہ ہے۔

درخواستہائے دعا

(۱) بابو شمس الدین صاحب صدر حلقہ چابک سواران ایک عرصہ سے اعصابی کمزوری اور دیگر مختلف امراض میں مبتلا ہیں۔

(۲) ملک حمید اختر صاحب مکینیکل اوورسیر (سرگودھا) بوجہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔

(۳) سراج دین صاحب ہیڈ ماسٹر کے اکلوتے لڑکے مشتاق احمد صاحب کا مرہم پٹال میں اپریشن ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان سب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ دوم)

اصراف کرتے ہیں۔ اس سے بہتر یہی ہے کہ وہ اپنا وقت اور طاقت کا ایک چھوٹا حصہ ہمارے نام نہاد سوشلسٹ ہندوستان سے چھوٹے چھوٹے افریقہ کو نیست و نابود کرنے پر صرف کریں۔

ایسے واقعات کی بنا پر یہ ماننا پڑتا ہے کہ ہندوستان گو آزاد تو ہو چکا لیکن اپنے مذہبی، نسلی تعصب اور اور معاشرتی بے انصافی کا ابھی تک غلام ہی ہے اسی غلامی سے آزادی ضروری ہے۔"

"بدھ مت" اختیار کرنے والے جن کا یہاں ذکر ہے دراصل "ہری جن" ہیں۔ جنہوں نے ہندوؤں سے نفور ہو کر بدھ مذہب اختیار کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ مذاہب تبدیل کرنے سے بھی ان لوگوں کی پوزیشن "ہندو معاشرہ" میں وہی کی وہی رہتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ برہمنزم میں سوا دوج جاتیوں کے کوئی فرقہ خواہ وہ کسی مذہب کا ہو۔ شودر اور اچھوت ہی سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے ہندو معاشرہ کسی غیر مذہب والے کو اپنے اندر سمو نہیں سکتا۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر حقیقت یہ ہے کہ دوج جاتی خود بھی ایک دوسرے سے اسی قسم کا سلوک کرتے ہیں۔ اس لئے یہاں مساوات اور انسانی حقوق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اس طرح بدھ مت اختیار کرنے سے ہری جنوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اور وہ ہندو معاشرہ میں اچھوت کے اچھوت ہی رہتے ہیں۔ ایسی صورت میں ہری جنوں کو چاہیئے کہ وہ کوئی ایسا مت اختیار کریں کہ جس کے ماننے والے ان کے ساتھ مساویانہ سلوک کریں۔ ایسا مت صرف اسلام ہی ہو سکتا ہے۔

بھارت کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان لوگوں کی رہنمائی کریں اور انسانوں کے اس عظیم طبقے کو جو ہری جن کہلاتا ہے اپنی برادری میں مساویانہ جگہ دے کر اس احساس کمتری سے بچائیں جو صدیوں سے ان کے گلے کا ہار بنا ہوا ہے۔

بھارتی حکومت بھارتیوں کو اس ذہنیت سے خلاصی دلانے کے لئے واقعی بڑی کوشش کرتی ہے مگر وہ کامیاب نہیں ہو رہی اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک حقیقی انقلاب نہ ہو صدیوں کی پختہ ذہنیت تبدیل نہیں ہو سکتی ایسا انقلاب صرف اسلام قبول کرنے ہی سے واقعہ ہو سکتا ہے۔

تقریب رخصتانہ و اعانت الفضل

برخوردار بشیر الدین عباسی سیکرٹری مجلس عاملہ و نائب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی کا نکاح حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ۲۵ جنوری ۱۹۶۰ء بروز پیر بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں نظیر بیگم بنت نیاز احمد صاحب مرحوم سے بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ پڑھا تھا۔ اب بتاریخ ۱۵-۵-۶۰ بروز اتوار تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب کرام رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں

ماسٹر امین الدین عباسی کراچی۔

نوٹ:۔ آپ نے اس خوشی میں پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ (مینجر)

درخواست دعا

میرے والد ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی آج کل بہت بیمار ہیں۔ چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں

بزرگان سلسلہ و احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(عبدالرحمٰن دہلوی محلہ دار الصدر غربی ربوہ)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت پتہ خوشخط لکھا کریں۔ (مینیجر)

پاکستان نے امریکی طیارے کو جاسوسی کی اجازت نہ ماضی میں دی ہے

اور نہ آئندہ دے گا

حکومت پاکستان نے روس کے احتجاجی مراسلے کا جواب بھیج دیا

راولپنڈی ۲۵ مئی۔ پاکستان کی طرف سے روس کو مطلع کیا گیا ہے کہ جاسوسی کی غرض سے روس پر جس امریکی طیارے نے پرواز کی ہے اس کے منصوبے کی تیاری یا اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے میں پاکستان کا کوئی ہاتھ نہیں۔

حکومت پاکستان نے یو ۲ نامی امریکی طیارے سے متعلق روس کے احتجاج کا جواب دیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ پاکستان کی طرف سے کبھی کسی ایسے غیر ملکی طیارے کو کسی قسم کی امداد یا سہولت بہم نہیں پہنچائی گئی۔ جس کے بارے میں اسے یہ معلوم ہو کہ وہ جاسوسی کی غرض سے کسی دوسرے ملک پر پرواز کرنے والا ہے۔ اور پاکستان کا ہرگز یہ ارادہ نہیں کہ مستقبل میں اس پالیسی سے انحراف کرے۔ مسٹر منظور قادر وزیر خارجہ پاکستان نے ایک پریس کانفرنس میں اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ وزارت خارجہ کے قائم مقام سیکرٹری مسٹر ایس ایم خاں نے ڈاکٹر کپتا سفیر روس کو کل صبح وزارت خارجہ میں طلب کیا تھا اور روس کے احتجاج کا جواب ان کے حوالے کر دیا تھا۔ مسٹر منظور قادر سے پوچھا گیا کہ یو ۲ نامی امریکی طیارے کے واقعہ کے بعد کیا پاکستان پر روس کا دباؤ بڑھ جانے کا اندیشہ ہے۔ وزیر خارجہ نے اس کا جواب اثبات میں دیا اور کہا کہ برطانیہ اور امریکہ کو بھی اس کا اچھی طرح احساس ہے۔ مسٹر منظور قادر نے کہا پاکستان نے امریکہ کے نام جو احتجاجی مراسلہ بھیجا تھا۔ اس کے جواب میں امریکہ کی طرف سے یقین دلا دیا گیا ہے کہ آئندہ ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں آئے گا۔

مسٹر منظور قادر نے کہا پاکستان کی طرف سے روس پر واضح کر دیا گیا ہے کہ گذشتہ چند ماہ میں غیر ملکی طیاروں نے پاکستان کی فضا کی کئی دفعہ خلاف ورزی کی ہے ان طیاروں کا رخ اور ان کی اقسام بتا رہی تھیں کہ وہ یقینی طور پر روسی ہوں گے آپ نے کہا روس کو پھر مطلع کر دیا گیا ہے کہ پاکستان میں کوئی غیر ملکی اڈا موجود نہیں لہٰذا ایسے اڈوں کو جارحانہ اقدامات کے لئے استعمال کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سمندری لہروں کی وجہ سے مشرقی جاپان میں تباہی

بقیہ صفحہ اول

دور دراز ملکوں کے وسیع علاقے آگ طوفان اور آتش فشاں دھماکوں کی زد میں آچکے ہیں۔ اس زلزلے اور اس کے نتیجے میں رونما ہونے والی دوسری سماوی آفات کی وجہ سے اب تک جتنی جانیں ہلاک ہو چکی ہیں اور املاک وغیرہ کو جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کا ابھی اندازہ لگانا ممکن نہیں ہے نقصان کے اصل اعداد وشمار کچھ عرصہ بعد ہی مرتب ہو سکیں گے۔ زلزلہ کے اثر سے پیدا ہونے والی طوفانی لہریں چار پانچ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جاپان۔ ہوائی آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی طرف بڑھتی ہوئی کل وہاں پہنچی ہیں اور جہاں جہاں سے بھی وہ گذری ہیں انہوں نے تباہی و بربادی کے گہرے اثرات اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔

جاپان کے مشرقی ساحل پر بہت سے شہر اور دیہات زیر آب آچکے ہیں۔ سینڈائی کا شہر ٹوکیو سے شمال مشرق کی جانب ایک سو نوے میل دور ہونگ شو کے جزیرے پر واقع ہے۔ یہ جاپان کا آٹھواں بڑا شہر ہے اور اس کی آبادی ۲ لاکھ ۴۹ ہزار نفوس پر مشتمل ہے جن ہوائی جہازوں نے کل سینڈائی کے شمال میں اوناتا کے شہر پر پرواز کی تھی ان کا بیان ہے کہ ملبے اور پانی کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔ سمندری لہروں کی وجہ سے مغربی جاپان میں ۱۸۹۶ء میں

(ص ۳) ایک ہزار اور ۱۹۳۳ء میں تین ہزار اشخاص ہلاک ہوئے تھے۔ لیکن یہ تباہی مقامی زلزلوں اور طوفانوں کی وجہ سے آئی تھی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ پانی بھر آنے کی وجہ سے مشرقی ساحل کے قریباً پانچ لاکھ اشخاص نے اپنے گھر چھوڑ دیے ہیں اور وہ خوراک کپڑوں اور پناہ کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ ان تمام علاقوں میں ریلوں سڑکوں۔ ٹیلیفون اور تار وغیرہ کا مواصلاتی نظام بالکل مفلوج ہو گیا ہے گھرے ہوئے لوگوں کو نکالنے اور انہیں محفوظ جگہ پر پہنچانے کے لئے کل ان علاقوں میں فوج طلب کر لی گئی تھی۔ نیوزی لینڈ۔ آسٹریلیا ہوائی اور جزائر فجی کے ساحلی علاقے بھی طوفان کی لہروں سے بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ وہاں کے نقصان کی صحیح تفصیلات ابھی معلوم نہیں ہو سکی ہیں۔

الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

(مینیجر)

صدارتی کابینہ نے نئے دارالحکومت کے ہمہ گیر منصوبے کا خاکہ منظور کر لیا

اسلام آباد کی تعمیر کے لئے ابتدائی مراحل کا تعین

راولپنڈی ۲۵ مئی۔ دارالحکومت کمیشن نے کل صبح دارالحکومت اسلام آباد کی تعمیر کے لئے جس منصوبے کا خاکہ پیش کیا تھا۔ صدارتی کابینہ نے اس کی منظوری دے دی ہے۔ کمیشن کی طرف سے آئندہ اکتوبر تک اس سلسلے میں ایک اور جامع منصوبہ پیش کیا جائے گا۔

ابتدائی منصوبے میں حسب ذیل امور کا ذکر ہے

(۱) دارالحکومت کہاں تعمیر کیا جائے گا (۲) دارالحکومت کی تعمیر کے تدریجی پہلو (۳) چار شاہراہوں کی وساطت سے ملک کے دوسرے علاقوں سے اسلام آباد کا تعلق (۴) مختلف سیکٹروں میں دارالحکومت کی تقسیم (۵) اسلام آباد اور راولپنڈی کو ترقی دینے کی سمت (۶) انتظامی مرکزی جگہ۔

دوسرے پنجسالہ منصوبے میں دارالحکومت کے لئے جو بیس کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے وہ کمیشن کی طرف سے حسب ذیل مقاصد کے لئے خرچ کی جائے گی:۔

(۱) نو ہزار سول ملازمین کے لئے دفتروں کی تعمیر۔ اس میں قصر صدارت، پارلیمنٹ اور سیکرٹریٹ بھی شامل ہوں گے (۲) کم از کم ۳۶ ہزار شہری آبادی کے لئے مکانات اور دوسری سہولتوں کی فراہمی سرکاری ملازم اور ان کے کنبے اس آبادی کا نوے فی صد ہوں گے اس کا مطلب یہ ہوا کہ جہاں سرکاری ملازموں کے لئے دفاتر تعمیر کئے جائیں گے نو ہزار سرکاری ملازموں میں سے صرف ساڑھے چھ ہزار کے لئے گھر تعمیر کئے جائیں گے۔ ان کوارٹروں کی اکثریت درجہ سوم اور درجہ چہارم کے ملازمین کے لئے وقف کی جائے گی۔

کمیشن جہاں اکتوبر ۱۹۶۰ء تک جامع منصوبہ تیار کرنے کی کوشش کرے گا۔ وہاں دارالحکومت کی تعمیر کے لئے زمین حاصل کرنے کی بھی کوشش کرے گا۔ کمیشن عوامی بہبود کے اداروں کی بھی سرپرستی کرے گا۔ چنانچہ بجلی کا انتظام کیا جائے گا۔ پانی فراہم کرنے کے لئے معقول انتظام کیا جائے گا۔ زیر زمین نالیاں بنائی جائیں گی اور سڑکیں اور بازار بنائے جائیں گے۔ کل کمیشن کی طرف سے صدر محمد ایوب خاں۔ کابینہ کے ارکان اور بعض دوسرے اعلیٰ سول اور فوجی افسروں کو دارالحکومت کی ایک دلکش پہاڑی پر مدعو کیا گیا چنانچہ کل کابینہ کا اجلاس اسی پہاڑی پر منعقد ہوا۔ گویا یہ پہلا موقعہ ہے کہ صدارتی کابینہ کا اجلاس نئے دارالحکومت میں منعقد ہوا ہے کابینہ کے اجلاس کے بعد کمیشن کے صدر میجر جنرل یحییٰ خاں اور یونان کی معمار کمپنی کے صدر نے کابینہ کو دارالحکومت کے منصوبے کی موٹی موٹی باتوں سے آگاہ کیا۔

اساتذہ کی تربیت کے لئے دو نئے ادارے

کراچی ۲۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ملک کے دونوں حصوں میں اساتذہ کی تربیت کا ایک نیا ادارہ اکتوبر سے کام شروع کر دے گا۔ ایک ادارہ پنجاب یونیورسٹی میں اور دوسرا ڈھاکہ یونیورسٹی میں قائم کیا جا رہا ہے۔ ان اداروں کا قیام قومی تعلیمی کمیشن کی سفارشات کے مطابق عمل میں لایا جا رہا ہے تاکہ ملک میں تدریس کا معیار بلند کیا جا سکے۔ امریکی ادارہ بین الاقوامی تعاون اس سلسلے میں غیر ملکی اساتذہ اور کتابیں وغیرہ مہیا کرے گا۔ دونوں ادارے محکمۂ تعلیم کے پورے تعاون کے ساتھ کام کریں گے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے!

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴